THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

معاشرے میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان اور اس کا سدِّباب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

THE GROWING TREND OF DRUGS IN SOCIETY AND ITS SOLUTION IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS

1- Ghulam Hyder Teewno
Email: ghulamhyder.teewno@usindh.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-8366-5854
PhD Research Scholar, Department of Comparative Religion & Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro, Sindh, Pakistan.

2- Abdul Rehman Kaloi
Email: abdul.rehman@usindh.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0007-1720-8560
Associate Professor, Department of Comparative Religion & Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro, Sindh, Pakistan.

To cite this article:
Teewno, Ghulam Hyder, and Abdul Rehman Kaloi. "THE GROWING TREND OF DRUGS IN SOCIETY AND ITS SOLUTION IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS." *The Scholar Islamic Academic Research Journal 11, no. 1 (May 7, 2025).*
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 11, No. 1||January -June 2025|| P. 43- 68
DOI:	10.29370/siarj/issue20urduar3
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2025-04-21
Journal Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library | University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR | Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library | Advanced Sciences Index

cc BY NC SA
Open Access

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

معاشرے میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان اور اس کا سدِّباب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

THE GROWING TREND OF DRUGS IN SOCIETY AND ITS SOLUTION IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS

Ghulam Hyder Teewno, Abdul Rehman Kaloi

ABSTRACT:
Drug abuse is a very important social problem of the present time. Drug use has been modernized in a rapidly changing society. Alcohol has been consumed by humans for centuries, but in the 20th century, hemp, opium, hashish, and heroin were its modern forms. Now in the 21st century, it is harming society in deadly and highly advanced forms like glass and ice. Most of the youth of society are its target. The tragedy is that even educational institutions are not immune from the scourge of addiction. There is a need for the state, parents, and teachers to take steps to protect the young generation from this social evil and protect their future generation from this scourge. The moral, spiritual, and religious training of the generation should be done in the light of Islamic Shariah so that the young generation will become the builders of the country's wealth and not become a source of dirt and helplessness for the country and the nation. It is important that the youth should fulfill their responsibilities with positive thinking. In the article under review, the teachings of Islamic Shariah have been presented to solve this important social problem.

KEYWORDS: Manashiyat, Causes, Negative Effects, Islamic Teachings.

کلیدی الفاظ: منشیات، اسباب، منفی اثرات، اسلامی تعلیمات۔

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

تعارف:

شریعت اسلامی کے جتنے بھی احکامات ہیں وہ بنیادی طور پر پانچ مقاصد کے اوپر مبنی ہیں ان احکامات میں دین کی حفاظت، جان کی حفاظت، نسل کی حفاظت اور مال کی حفاظت کے ساتھ ساتھ عقل کی حفاظت بھی شامل ہے۔ عقل اور فکر و نظر کی قوت کو زندہ اور توانا رکھنا اور اسے ہر قسم کے خلل اور نقائص سے پاک و محفوظ رکھنا اسلامی تعلیمات کے اہم اور بنیادی مقاصد میں تصور کیا جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان ذات کو اشرف المخلوقات کا خطاب دے کر اسے دوسری تمام مخلوقات سے اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے، اور انسان کو جن بے شمار نعمتوں سے سرفراز کیا گیا ہے، ان نعمتوں میں سے ایک نعمت جو نمایاں پائی جاتی ہے وہ نعمت عقل و شعور کی نعمت ہے۔ عقل و شعور دوسرے حیوانات کے بالمقابل انسان کا خاصہ ہے، یہی وجہ ہے جس کے ذریعے انسان نے کائنات اور اس کی تمام چیزوں کو اپنے لیے مسخر ٹھہرا دیا ہے۔ عقل و شعور کے گرد انسان کی ساری سرگرمیاں دوڑتی نظر آتی ہیں، اور عقل و شعور سے محرومی انسان کو جانوروں سے بھی بدتر بنا دیتی ہے، اور خواری کی ذلت کے گہرے گڑھے میں پہنچا دیتی ہے۔

شریعت اسلامیہ میں شراب اور ساری نشہ آور اشیاء کے استعمال کو حرام، نجس اور مہلک قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے انسان اپنے جامے سے باہر نکلتے ہیں اور پھر وہ سب کچھ کرتے ہیں جس سے تمام انسانی اور عظیم رشتوں کو شرمسار کر دیتا ہے۔ ہمارے موجودہ معاشرے میں منشیات کی کھپت تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے اور خاص کر نوجوان نسل اس سے بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ صورتحال اس قدر تشویشناک ہے کہ گھر کی تباہی کے نتیجے میں خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے ہیں، طلاق کی شرح بڑھتی ہوئی جا رہی ہے۔ اخلاقی بے راہ روی عام ہوتی جا رہی ہے ۔ اور امت مسلمہ کے مستقبل کے معمار اپنا سب کچھ داؤ پر لگا رہے ہیں۔ اور انہیں اپنے طرز عمل کی سنگینی اور ہولناکی کا احساس ہی نہیں ہو رہا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔[1]

احادیث کی مختلف کتب میں قیامت کے قریب کی نشانیوں کے ذیل میں منشیات اور شراب نوشی کی کثرت اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کے رواج عام ہونے کا ذکر پایا جاتا ہے اور یہ منظر آج کل ہر طرف ہمارے سامنے نمایاں

[1] Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:10

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

نظر آرہا ہے۔ مختلف الکوحل مشروبات، کھانوں، گولیوں، انجیکشنوں اور کیپسول کی شکل میں منشیات کا زہر نوجوانوں کی صحت اور کردار کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہا ہے اور اس سلسلے میں اصلاح معاشرہ افراد کی جانب سے کوئی قابل قدر اصلاحی کوشش نظر نہیں آرہی جو کہ ہر ایک کے لیے خطرے کی بڑی گھنٹی ہو سکتی ہے۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر میں نشہ آور اشیاء کی وبا تمام تر تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور حکومتی مناصب کے افراد کہنے کو تو سب ہی اس وبا کا خاتمہ کرنے کا دعوی رکھتی ہیں۔ مگر خود ان ہی کے اہلکار دنیاوی لالچ میں آکر ان کی نگرانی میں منشیات فروشی کا کاروبار تیزی سے ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے منشیات جیسی وبا کم ہو جانے کی بجائے مزید پھیلتی جارہی ہے۔

معاشرے کے ترقی یافتہ کہلوانے والے لوگ جو اپنے آپ کو دنیا کے تہذیب یافتہ لوگوں میں سمجھتے تھے انہوں نے پہلے ہی شراب نوشی کی عیاشی کے عادی ہو کر، اسے اپنی ضرورت بنا لیا تھا۔ لیکن جب اس عیش و عشرت کے ارتقائی مراحل نے زور پکڑا اور نشے کی نئی ترقی یافتہ شکلیں منظر عام پر آگئیں اور افراد کی ایک بڑی تعداد زندہ لاشوں کی مانند تبدیل ہونے لگی۔ تو ہر طرف سے اس کے خلاف ہنگامہ برپا ہوا، قانون ساز اسمبلیوں میں اس کے خلاف قانون سازی ہوئی۔ اور بین الاقوامی سطح پر اس کی روک تھام کے لیے اقدامات اٹھانے کی کوششیں کی گئی۔ منشیات اور نشہ آور ادویات کی مخالفت تو ہر کوئی کرتا ہے۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ ایسی نقصاندہ اشیاء کے خلاف اصلاح کرنے میں کوئی بھی مخلص نظر نہیں آرہا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سگریٹ قانونی طور پر جائز قرار دیا جاتا ہے، اور آزادانہ طور پر خرید و فروخت بھی ہو رہے ہیں، لیکن قانون سازی اور اخلاقیات کا اس طرح مذاق کیا جارہا ہے کہ ہر سگریٹ کے پیکٹ کے اوپر اس کے نقصان دہ اثرات کا اعلان بھی چھاپ دیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں قوم ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر دیوالیہ ہوتی جارہی ہے۔ جو افراد منشیات کو شوقیہ طور پر اختیار کرتے ہیں ان میں اکثریت ایسے نوجوان افراد کی ہوتی ہے ں جنہوں نے ابھی زندگی کا تجربہ نہیں کیا۔ جو یہ بھی نہیں جانتے کہ موت اور زندگی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ ایسے لوگ موت سے پہلے ہی خود کو زندہ دفن کر دیتے ہیں۔

اہمیت وضرورت:

ہمارے مسلم معاشرے کے اندر جن عظیم برائیوں نے جنم لیا ہے۔ ان بڑی برائیوں میں منشیات و شراب نوشی جیسی اُمُّ الخبائث برائی کو سرفہرست کا درجہ حاصل ہے۔ منشیات و شراب نوشی، جس کی برائی اور ان کے نقصانات کا اعتراف اہلِ یورپ کو بھی ہے۔ لیکن وہ اس خرابی کو ہزارہا کاوشوں کے باوجود بھی اس سے نجات حاصل نہ کر سکے۔

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

اس لیے صرف یہی نہیں کہ اس کو آزادانہ طور پر چھوٹ دے دی ہے۔ بلکہ اس کے پھیلانے میں بھی بھرپور توجہ دی جارہی ہے۔ نشہ آور اشیاء کے اپنانے کی سب سے اہم اور بنیادی وجہ لوگوں کا دین سے دوری، منشیات و شراب کے استعمال کے منفی اثرات اور اس کے نقصانات۔ اور اس کی وعیدوں سے بے خبر ہونا ہے۔ بڑھتی ہوئی بے روزگاری، حالات کا جبر، اور روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی بھی اس کا باعث بن رہی ہے۔[2] موجودہ زمانے میں نوجوان افراد کے لیے منشیات کا استعمال دوسری بہت سی قباحتوں اور خرابیوں کا باعث بھی ہے۔ دین اسلام کے طریقے پر عملی طور پر زندگی بسر کرنے کا واحد ذریعہ قرآن واحادیث کی پابندی کے ذریعے ہی ممکن ہوگا۔ اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں منشیات کی حرمت کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ[3] ۔

وہ شراب اور جوئے کے بارے میں آپ سے پوچھتے ہیں۔ آپ بتادیجئے کہ جوئے اور شراب میں بہت بڑا گناہ ہے۔ اور لوگوں کے لیے ان میں کچھ فائدہ بھی ہے۔ لیکن ان کے فائدے سے زیادہ ان کا گناہ ہے۔ وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔ کہو جو حد سے زیادہ ہو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

اس آیت میں منشیات و شراب کی حرمت والے پہلو کو راجح قرار دیا گیا، لیکن ابھی مکمل طور پر اس حرمت کا بیان نہیں ہوا، اس کے بعد آنے والے مرحلے میں حکم نازل ہوا کہ اس وقت تک نماز کے قریب نہ جایا جائے اگر شراب نوشی کی ہو (اور نشہ طاری ہو) تو، چنانچہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ[4] ۔

اے ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، جب تک کہ تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

اس کے شان نزول سید محمد سابق اپنی کتاب فقہ السنہ میں بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نماز پڑھ رہا تھا اور اس پہ نشہ طاری تھا، تو سورۃ الکافروں کی قرات کرتے ہوئے ("لا اعبد ما تعبدون کی جگہ اعبد ما تعبدون۔۔۔) پڑھ بیٹھا، تو اب

---

[2]Numani, Muhammad Abdul Mubeen Qadri, Sharab aur us ke nuqsanaat, Publisher All India Tableegh Seerat, Kolkita Bangal, P:3
[3] Surah Al Baqara 2: 219
[4] Surah An-Nisaa 4: 43

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

تیسرے مرحلہ میں شراب نوشی اور جوا کھیلنے کی حرمت کے بارے میں قطعی حکم نازل ہوا[5]۔ باری تعالی کا حکم نازل ہوا کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُوَالأَنْصَابُ وَ الْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ، اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَ عَنِ الصَّلَواةِ، فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ، وَأَطِيْعُوا اللهَ وَ أَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا، فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُوْلِنَا الْبَلاغُ الْمُبِيْنُ [6]۔

"اے ایمان والو! نشہ آور چیزیں، جوا، بت پرستی اور جوئے کے تیر یہ سب شیطان کے مکروہ اور شیطانی کام ہیں، لہٰذا آپ ان سے دور رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ نشہ آور اشیاء اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے روک دے اور نماز سے غافل کردے۔ کیا تم ان سے باز آؤ گے؟ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول سے بچو۔ اور اگر تم روگردانی کروگے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف اللہ کا پیغام صاف صاف پہنچادینا ہے۔"

منشیات کی حرمت احادیث کی روشنی میں:

اگرچہ قرآن مجید نے خمر کو حرام قرار دیا ہے تو حدیث مبارکہ میں اس کی تشریح اور وضاحت موجود ہے:

"كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ " [7]۔

ہر نشہ دینے والی چیز "**خمر**" ہے اور ہر "**خمر**" حرام ہے۔

یہاں پر یہ بات واضح ہوگئی کہ اس کی حرمت کا سبب نشہ آور ہونا ہے۔ اور یہاں پر ایک اور بات سامنے آتی ہے اگرچہ نشہ حرام ہے تو اس کے کم مقدار میں پینے سے کیا ہوگا؟ اس کے متعلق بھی حدیث میں وضاحت پائی جاتی ہے۔

---

[5]Muhammad Sabiq Sayed, Fiqh ul Sunnah, Publisher Muhammad Sarwar Asim, Maktaba Islamia, Urdu market Lahore, 2015, V:2, P:292
[6] Surh Al-Maaida 5: 90-92
[7] Muslim bin Hijaj, Sahih Muslim, kitabul ashrbah, Hadith No:5219

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

” مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ “ [8]

جس چیز سے زیادہ مقدار میں پینے سے نشہ ہوتا ہے،اس چیز کا تھوڑا سا مقدار میں پینا بھی حرام ہے۔

معلوم ہوا کہ شرعی طور پر قلیل یا کثیر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک منشیات و شراب کے استعمال کو فروغ دینے اور بڑھانے والی وجوہات کو ختم نہیں کیا جائے گا، تب تک اس مسئلے پر قابو پانا ممکن نہیں ہو سکتا۔اسی طرح گورنمینٹ اگر اس معاملے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرے اور اس کی بنیادی وجوہات کو دور کرنے کے لیے اقدامات کرے تب تک اس پر اس وقت تک قابو نہیں پایا جا سکتا۔اسی طرح جب تک دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد منشیات کے استعمال کو روکنے میں سنجیدہ کردار ادا نہ کریں۔اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ منشیات کے استعمال کے رجحانات پر قابو پانے کے لیے نہ صرف حکومت بلکہ ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد اپنا کردار ادا کریں۔

اس تحقیقی آرٹیکل میں کوشش یہ کی گئی ہے کہ منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کے اسباب معلوم کیے جائیں۔اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کے حل کی تلاش کی کوشش کی جائے:

منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان:

پوری دنیا میں منشیات کا موجودہ وسیع پیمانے پر استعمال بالخصوص نوجوان نسل ہر متعلقہ فرد کے لیے انتہائی تشویشناک ہے۔ تمام تر احتیاطی تدابیر کے باوجود منشیات کے استعمال کی شرح کم ہونے کے بجائے بڑھ رہی ہے۔ دولت کی ہوس نے سرمایہ داروں کے طبقہ کو اس حد تک اندھا کر دیا ہے کہ وہ مختلف دلکش القابات (Titles) کے ساتھ منشیات کے کاروبار کو مسلسل فروغ دے رہے ہیں۔ جس سے نوجوان افراد کو معاشی،اخلاقی،جسمانی اور معاشرتی انحطاط کی آخری سطح پر دھکیل دیا جا رہا ہے۔ نوجوانوں کو ان کا عادی بنانے کے لیے کھانے پینے کی مختلف اشیا (جیسے چاکلیٹ وغیرہ) میں چھپ چھپ کر نشہ ملایا جاتا ہے اور اس طرح انہیں پھر نشے کا عادی بنایا جاتا ہے۔

نوجوان نسل معاشرے کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔یہی ایک اہم وجہ ہے جو نوجوان نسل کو کسی بھی معاشرے کا مستقبل سمجھا جاتا ہے۔اللہ رب العزت کے کرم و فضل سے پاکستان کی تمام آبادی کا آدھا حصہ

---

[8] Nasai, Abu Abdul Rehman Ahmed bin Shuaib, Sunan, Kitab ul ashrbah, Hadith No:5610

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

نوجوان نسل پر مشتمل ہے۔ جس کو اللہ رب العزت نے خداداد صلاحیتوں سے مالا مال کیا ہے۔ لیکن ہماری بد قسمتی یہ ہے ہم نوجوان نسل سے کوئی مثبت کام لینے کا منصوبہ نہیں رکھتے۔ نوجوان افراد میں منشیات کا استعمال بطور فیشن بنتا جا رہا ہے۔ منشیات، افیون، تمباکو، سگریٹ، آئیس، چرس اور اس جیسی دوسری نشہ آور اشیاء کے استعمال کا رجحان دن بدن پھیلتا جا رہا ہے۔ منشیات کے عادی افراد ان کے نقصانات سے بے خبر اور انہیں فیشن کے طور پر اور اپنی تسکین کا ذریعہ سمجھتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔ عام طور پر نوجوان نسل کا ایک طبقہ اپنے دوستوں یا جاننے پہنچاننے والوں کی حوصلہ افزائی پر منشیات لینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ایسے افراد سمجھتے ہیں کہ وہ کچھ نیا کر رہے ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ان کا یہ قدم انہیں تباہی و بربادی کی طرف دھکیل رہا ہے۔

پاکستان میں منشیات کا بے تحاشا استعمال ایک خوفناک حقیقت بن چکا ہے۔ اور نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ نوجوان نسل کسی بھی ملک کے لیے معاشی ایندھن کا کام کرتی ہے۔ لیکن افسوس! آج کل ہمارے ملک کے نوجوان افراد منشیات کی لعنت کے استعمال سے ملک و ملت کے لیے معاشی ایندھن کے بجائے معاشی بوجھ بن رہے ہیں۔ پاکستان، جو پہلے سے ہی بے شمار مسائل کی لپیٹ میں ہے، منشیات کا استعمال ان مسائل میں بے پناہ اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ منشیات کا استعمال اتنا عام کیوں ہو گیا ہے؟ آج کل کے نوجوان افراد ایسی لعنت کو سوچنے اور سمجھنے کے بغیر کیوں قبول کر رہے ہیں؟۔ ماضی کے مقابلے میں آج کے زمانے میں تعلیم کا عام رجحان ہو چکا ہے۔ لیکن آج کے نوجوان اس شعور سے کیوں محروم ہیں کہ وہ نشے جیسی قبیح بیماری سے نہ صرف اپنی زندگی برباد کر رہے ہیں بلکہ اپنے پیاروں، ارد گرد کے لوگوں اور بالعموم معاشرے کو بھی کافی حد تک متاثر کر رہے ہیں۔ اس صورتحال کی بہت سی وجوہات قابل ذکر ہیں۔ اگر ہم اپنے ارد گرد کے معاشرے پر تھوڑی سے غور و فکر کر لیں تو جو افسوسناک سچائی سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ آج ہر انسان کسی نہ کسی ذہنی دباؤ، پریشانی اور مایوسی کا شکار نظر آ رہا ہے۔ چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ یہ ذہنی بیماریاں صرف نوجوانوں اور بڑوں کو ہی متاثر نہیں کرتیں بلکہ آج کل کے چھوٹے بچے بھی ان بیماریوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہ ذہنی تناؤ کو دور کرنے کے لیے نشہ آور ادویات کا استعمال کرتے ہیں۔ ذہنی تناؤ کی وجوہات کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ بے روزگاری، والدین کا اپنے بچوں کو وقت نہ دینا اور ان کی صحیح تربیت نہ کرنا، ناکام شادیاں، گھریلو جھگڑے، محبت میں کامیابی حاصل نہ کرنا، کفالتِ خاندان کا بوجھ، ادھوری خواہشات کی تکمیل، مغرب کی تقلید، جسمانی عیش و عشرت جیسے عوامل کو منشیات کے استعمال کیا اہم

اور بنیادی وجوہات میں شامل ہیں۔[9]

اقوام متحدہ کے دفتر برائے منشیات اور جرائم (U.N.O.D.C.) کی 2020 کی ورلڈ ڈرگ رپورٹ کے مطابق، دنیا بھر میں 35 ملین سے زائد افراد منشیات کے استعمال کے نتائج سے دوچار ہوئے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W.H.O.) کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا میں ہر سال 80 لاکھ سے زائد افراد تمباکو کے استعمال سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں جن میں سے 12 لاکھ افراد کی صرف غیر فعال تمباکو نوشی کی وجہ سے موت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں 8.1 ملین افراد منشیات کے عادی ہیں۔ جن میں 78 پرسنٹ مرد حضرات اور 22 پرسنٹ خواتین شامل ہیں۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ منشیات کے عادی افراد کی فہرست میں سالانہ 50 ہزار نئے منشیات استعمال کرنے والوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ سب سے زیادہ استعمال ہونے والی منشیات میں بھنگ اور ہیروئن پائی جاتی ہے، اور ان دونوں اقسام تک رسائی نشے اپنانے کے عادی افراد کے لیے بہت آسان ہے، کیونکہ ہر کوئی آسانی سے ان دونوں اقسام کی قیمت ادا کر سکتا ہے۔ پاکستان میں ہر سال 44 ٹن ہیروئن درآمد کی جاتی ہے۔ اور یہ منشیات زیادہ تر ہمارے پڑوسی ملک افغانستان سے پاکستان میں درآمد کی جاتی ہے۔ خیبر پختونخوا چونکہ بالکل افغانستان کے قریب واقع ہے، اس لیے خیبر پختونخوا میں منشیات کے استعمال کی شرح حد سے تجاوز کر رہی ہے، اسی طرح باقی صوبوں میں بھی منشیات کی شرح بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ معاشرے میں منشیات جیسی لعنت کا خطرہ دہشت گردی سے بھی بڑا خطرہ ہے جو ملک کی بنیادوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ آج کوئی بھی تعلیمی ادارہ اس لعنت سے پاک نہیں ہے۔ ہر تعلیمی ادارے میں 10 میں سے ایک بچہ یقینی طور پر اس نشے کا عادی ہے۔ ذکر کردہ سارے حقائق ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہیں۔ کیونکہ منشیات کے ہمارے ملک کے معاشرے پر انتہائی منفی اور خوفناک اثرات پڑ رہے ہیں۔ منشیات کے عادی افراد جسمانی اور ذہنی طور پر مفلوج ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے افراد ہر قسم کی سوچ سمجھ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا اپنے خون کے رشتہ داروں سے لگاؤ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں منشیات کے عادی افراد سے متعلقہ ہر آدمی بری طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ اور معاشرے میں جرائم کی شرح بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ منشیات کا عادی شخص اپنی نشے کی کمی پوری کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا

[9] https://jang.com.pk/news/854023

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

سکتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر، اور اپنے خاندان کے لیے چور کا کردار ادا کرنے لگتا ہے۔[10]

امیر ترین معاشرے کے نوجوان افراد کرسٹل آئس، چرس، ہیروئن کے ساتھ ساتھ مختلف منشیات کی ادویات کا استعمال کر رہے ہیں۔ جبکہ متوسط طبقے کے نوجوان دوائیوں، گٹکہ، پان، چرس، سگریٹ، بیڑی، نسوار اور ان جیسی مختلف اشیاء وغیرہ کا استعمال بخوب کرتے ہیں۔ نوجوانوں کی اکثریت کا تعلق تعلیم یافتہ طبقے سے وابستہ ہے اور اسی قسم کے لوگوں کو ملک کا اثاثہ یا مستقبل کے قوم کے معمار سمجھا جاتا ہے۔ وہ ادارے جہاں سے مستقبل کے معماروں کو تیار کرنے کی تربیت کی جاتی ہیں، جہاں سے ملک کے مستقبل روشن کا پروان چڑھتا ہے۔ وہاں اب منشیات کے ڈیرے لگائے جا رہے ہیں۔ جس سے ان کی تعلیم اور ان کے کام کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی جا رہی ہے۔ شیشہ کا استعمال اب تو لڑکیوں میں ایک فیشن کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ نوجوان افراد کو منشیات سے دور رکھنے کے لیے آج پاکستان سمیت دنیا بھر میں اس کے خلاف آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ ایسی مہم کے باوجود منشیات کے رجحان میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔[11]

اس وقت منشیات کی ہزاروں اقسام موجود ہے۔ اور مختلف ناموں سے دستیاب ہیں جو انسانی عقل پر پردہ ڈال رہی ہیں۔ صرف فرانس کے اعداد و شمار کے مطابق وہاں پانچ سو سے زیادہ منشیات کی اقسام پائی جاتی ہیں[12]۔

منشیات کے استعمال کے اسباب:

منشیات کے استعمال کے اسباب معلوم کرنے کے لیے ہم نے ایک سوال نامہ ترتیب دیا تھا جو منتخب افراد سے بھرایا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف تحقیقات کا مطالعہ بھی کیا گیا جن کے مطابق منشیات کے استعمال کے جو اسباب میری تحقیق کے دوران سامنے آئے وہ اسباب حسبِ ذیل بیان کرتے ہیں:

1۔ ایمانی جذبہ اور خوف خدا کی کمی:

ہمارے معاشرے میں منشیات کی وبا پھیلنے کی پہلی اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ جذبہ ایمانی کمزور اور ٹھنڈا ہو گیا

[10] https://dailypakistan.com.pk/22-Oct-2023/1640413
[11] https://dailypakistan.com.pk/22-Oct-2023/1640413
[12] Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:54

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

ہے، بے خوفی اور ہمت بڑھ گئی ہے۔ اللہ کا خوف چھوڑ رہا ہے، موت کی یاد سے غافل ہونا عام ہے، آخرت کی فکر اور باری تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور جوابدہ ہونے کی فکر اور اس کی یاد باقی نہیں رہی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگ غائب ہوگئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کی لگام ان کی روحوں کے قبضے میں ہے۔ اللہ رب العزت کی سنت یہ ہے کہ جب انسان اپنے اوپر سے دین اور شریعت کی لگام کو ہٹا لیتا ہے تو وہ اللہ کی حفاظت سے محروم ہو جاتا ہے اور اللہ کو اس کی بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ تباہی کے کس گڑھے میں جا گرا۔[13]، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لاَ يَعْقِلُوْنَ، وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ، وَلَوْأَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔[14]

در حقیقت اللہ کے نزدیک ایسے لوگ سب سے برے جانور، اور گونگے اور بہرے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ اگر اللہ کو معلوم ہوتا کہ ان میں کوئی بھلائی ہے تو وہ انہیں سنا دیتا۔ لیکن اب جب کہ ان میں کوئی بھلائی نہیں ہے، اگر وہ انہیں سنا بھی دے تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ سچائی کو پہچاننے اور اس پر عمل کرنے کی صلاحیت اسی وقت آتی ہے جب انسان سچائی کو اپنے دل میں تلاش کرے اور انسان کی حالت میں زندگی گزارے اور نفس کا غلام نہ ہو۔ پھر کوئی اپنے آپ کو مجرم سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو تبدیل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے، بلکہ اپنے مجرمانہ اعمال میں مشغول رہتا ہے [15]۔ اسی حقیقت کو اگلی آیت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وَاَعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ[16] ۔

"جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے مابین آڑ بن جاتا ہے"

یعنی جس شخص کی دل میں حق کی تلاش ہے، اور وہ گناہ کرنا چاہتا ہے لیکن حق کا طالب ہو کر اللہ سے مدد چاہتا ہے تو اللہ

---

[13]Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:55
[14] Surah Al-Anfaal 8: 22, 23
[15]Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:56
[16] Surah Al-Anfaal 8: 24

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

اس کے اور گناہ کے درمیان کھڑا ہو جائے گا اور اس کے قدم گناہ کی راہ پر چلنے سے محفوظ رہیں گے۔اور جو اپنے دل میں حق کی تلاش نہیں کرتا اور اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا وہ نیکی کی کامیابی سے محروم رہے گا اور گناہوں میں غرق رہے گا۔مزید فرمایا گیا:

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ، وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔[17]

"جب انہوں نے کج روی اختیار کی تو اللہ نے ان کے دلوں کے اندر کج روی پیدا کر دیا، اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا"

حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو کامیابی عطا فرماتا ہے جو اللہ کے دین کی طرف رجوع کرتا ہے۔اور اللہ اس بندے کو اپنی توفیق سے نوازتا ہے جو اس سے نصرت کا طلبگار ہوتا ہے۔اور اللہ مدد مانگنے والے کی حفاظت کرتا ہے۔[18]

ذکر کردہ تفصیلات سے معلوم ہوا کہ جب تک بندے کے ایمان کے جذبات کمزور ہوں گے۔اور اس کی دل میں اللہ اور آخرت کا خوف پیدا نہیں ہوگا، اور وہ آدمی گناہ کی راہ سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔اس وقت تک اس بندے کے حق میں اللہ رب العزت کی نصرت مشکل نظر آرہی ہے۔آج منشیات کے بڑے پیمانے پر استعمال کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ امت ایمان کی قوت سے محروم نظر آرہی ہے اور اللہ کے دربار میں سوال کیے جانے کی حقیقت سے غافل اور نڈر ہے۔

2۔اخلاقی تعلیم وتربیت کا فقدان:

بچوں کی تشکیل یا بگاڑ میں گھر کی اخلاقی تعلیم وتربیت کا سب سے نمایاں کردار ہوتا ہے۔اگر والدین یا ان کے ذمہ داران پختہ اور مضبوط بنیادوں پر اپنے بچوں کی دینی تعلیم اور اعلیٰ واخلاقی تربیت کا خیال رکھتے ہوئے ان کی شب وروز کی تمام تر سرگرمیوں پر دانشمندی سے نظر رکھیں۔انہیں برائی اور بے حیائی کی راہوں پر جانے سے روکیں اور یا تو انہیں وہ تمام ذرائع اور وسائل اختیار کرنے کی اجازت نہ دیں جو بدعنوانی کا باعث بنیں (جن میں آج ٹیلی ویژن،

---

[17] Surah As-Saff 61: 5
[18] Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:57

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا سیلاب شامل ہے)۔ یا انہیں صرف اور صرف انتہائی مثبت انداز میں استعمال کرنے کی اجازت دیں۔ ہوشیار ذہن، تب ہی بچے گناہوں سے محفوظ رہیں گے۔[19] اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی یہی اصول واضح فرمایا ہے:

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔[20]

"اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو"

آج کی صورت حال یہ ہے کہ زندگی کی ہلچل میں والدین کے پاس اپنے بچوں کو دینی اور اخلاقی تعلیم دینے کا وقت نہیں ہے اور نہ ہی انہیں اس کی ضرورت کا احساس ہے۔ ٹیلی ویژن، رقص اور تفریحی کلچر گھر سے بازار تک اور اسکول سے لے کر تقریبات تک عام نظر آرہا ہے۔ والدین اس بات کی فکر ہی نہیں کرتے کہ جوانی کی دہلیز پر پہنچنے والی ان کی اولاد موبائل فون، انٹرنیٹ وغیرہ کا استعمال مثبت کر رہی ہیں یا منفی استعمال کر رہی ہیں، وہ کیسے بے حیائی کی راہ پر گامزن ہو رہے ہیں اور کس طرح منشیات کی لعنت میں گر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ نوجوانوں کی ایک ایسی نسل ابھر رہی ہے جو منشیات و شراب نوشی جیسی بیماری میں مبتلا ہو رہی ہے۔

3۔ بے کاری اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری:

جب کسی آدمی کو کوئی قابل قدر مصروفیت یا روزگار جیسی نعمت کی عدم موجودگی ہو۔ اور وہ بیروزگار ہو یا کسی مفید پیشے کی کمی ہو تو اسی قسم کی نوعیت انسان کو ڈیپریس کر دیتی ہے اور اس نوعیت کے انسان کو بگاڑ کی طرف لے جانے کا بہت طاقتور ذریعہ ہے۔ اور ایسے لوگوں تک شیطان کی رسائی آسان ہے، شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْقَلْبَ إِذَا لَمْ يَمْتَلِئْ مِنْ مَحَبَّةِ اللهِ، اِمْتَلأَ مِنْ مَحَبَّةِ الشَّيْطَانِ، فَقَادَهُ الشَّيْطَانُ كَمَا تُقَادَ الدَّابَّةُ حَتَّى يُوْرِدَهُ مَوَارِدَ الْبَوارِ[21] ۔

"اگر بندے کی دل میں اللہ کی محبت موجود نہ ہو تو شیطان کی محبت اس کی دل میں جگہ بنا لیتی

[19] Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:57
[20] Surah Ash-Shuraa 26: 214
[21] Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:58

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

ہے۔ اور پھر شیطان دل کو اپنے قابو میں کرلیتا ہے ، جیسے آدمی جانور کو اپنے قابو میں کرلیتا ہے، یہاں تک کہ شیطان انسان کو ہلاکت کے گڑھوں تک پہنچا دیتا ہے"

آدمی کو مفید اور مثبت مصروفیات اور مشغولیات سے وابستہ ہونا اللہ رب العزت کی طرف سے سب سے بہت بڑی نعمت اور غنیمت سمجھا جائے اور بگاڑ سے سلامتی کا ذریعہ بھی سمجھنا چاہئے، عصر حاضر کی حالات میں جب معاشی بد حالی کا دور دورہ ہے، عوام الناس کا ایک بہت بڑا طبقہ بے روزگاری کی زندگی کا سامنا کر رہا ہے، جس وجہ سے نفسیاتی کرب، اضطراب اور مایوسی کا شکار ہے، اور یہ کرب کبھی کبھار انسان کو ڈپریشن اور پریشانی کو دور کرنے کے لئے شراب و نشہ کے مہلک راستے پر پہنچا دیتا ہے، یہ بھی سماج میں نشے کے عام ہونے کا ایک اہم سبب ہے۔[22]

4۔ بُری صحبت

نوجوان افراد میں منشیات اپنانے کی لت کا ایک اہم اور محرک ذریعہ منشیات کے عادی افراد کی صحبت و رفاقت سے بھی پائی جاتی ہے، بری صحبت کے بدترین اثرات عقل و نقل سب سے ثابت ہیں، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

اَلرَّجُلُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ۔[23]

"آدمی اپنے دوست کے طریقے پر کاربند ہوتا ہے، اس لئے دوستی سے پہلے دیکھ لینا چاہئے کہ کس سے دوستی کی جارہی ہے"

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ شراب اور منشیات سے دور انسان جب منشیات کے عادی افراد کی صحبت میں آجاتا ہے تو اس کی زندگی اس لعنت سے آلودہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ آج ہمارے نوجوانوں نسل کے اندر اپنے نام نہاد سٹیٹس کو برقرار رکھنے کے لیے دوستوں کا حلقہ بنانے کا جو فیشن مقبول ہو چکا ہے وہ بے شرم، بد اخلاق، شراب اور کباب کے عادی لوگوں کا حلقہ ہے۔ وہاں کسی مذہبی، دیندار، صالح یا دینی خدمات سے وابستہ نوجوانوں کو داخل نہیں

[22] Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:59
[23] Abu Dawood, Suleman Bin Asheas Sijstani, Sunan Abu Dawood, Kitab al Adab, Hadith: 4833

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

ہونے دیا جاتا، اور پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص اپنے آپ کو انہی شریر لوگوں کے رنگ میں رنگتا رہتا ہے، اور اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتا ہے۔

شیخ سعدی نے سچ کہا تھا: صحبتِ صالح ترا صالح کند، صحبت طالح ترا طالح کند۔

5۔یورپ کی غلامی اور اندھی نقالی

ہماری سوسائٹی میں منشیات اور دیگر برائیوں کے پھیلنے کی بڑی اہم وجہ ہماری اندھی تقلید اور غلامی ہے۔ اسلام سے مکمل ناواقفیت، ہماری دینی تعلیمات پر بصیرت اور اعتماد کی کمی اور مادے کو روح پر ترجیح دینے کے رجحان کی وجہ سے امت کی اکثریت مغرب کی آزاد تہذیب و ثقافت کی اندھی تقلید اور غلام بناتی ہے۔جو کہ برائیوں سے بھری ہوئی ہے۔[24]

سماج میں مغرب زدگی کا ایک اہم سبب مغربی نظام تعلیم کا فروغ، مغرب کے فحش، مخربِ اخلاق اور منفی پروگرام بھی ہیں، اور اسی مغرب پرستی نے ہمارے سماج میں دیگر لعنتوں کے ساتھ منشیات کی لعنت کو بھی پروان چڑھایا ہے، اور یہ خمار اس وقت تک نہیں اترے گا جب تک نقالی اور غلامی کا مزاج ختم نہ ہو جائے۔

6۔بے شعوری میں نشہ آور گولیوں کا مقوی دوا سمجھ کر استعمال کرنا

ایک طبقہ جوانوں میں وہ بھی ہے جو بگاڑ پھیلانے والوں کی طرف سے رائج نشہ آور گولیوں کو جھانسے میں آ کر انہیں مقوی دوا سمجھ کر استعمال کر لیتا ہے، اور اسے پتہ بھی نہیں ہوتا کہ اس طرح اس نے نشے کا زہر اپنے وجود میں اتار لیا ہے، پھر رفتہ رفتہ وہ ان دواؤں کا عادی ہو جاتا ہے، اور پھر یہ عادت اسے برباد کر ڈالتی ہے، یہ بھی معاشرے میں منشیات کے رواج کا ایک سبب ہے۔

7۔ذہنی پریشانیاں اور خانگی جھگڑے

معاشرتی، کاروباری، خاندانی یا گھریلو پریشانیوں، مسائل اور حالات کی وجہ سے متعدد لوگ ڈپریشن کا شکار ہو کر شراب

---

[24]Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:61

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

اور نشہ آور چیزوں کا سہارا لیتے ہیں، اور ان کے ذریعہ سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں، پھر یہ عادت جڑ پکڑتی چلی جاتی ہے۔

8۔ فلمی ایکٹریس کی نقل

ٹی وی کی لعنت نے نوجوانوں کو تباہ کن اخلاقی پروگراموں بالخصوص فلموں کا دیوانہ بنادیا ہے اور نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ انہی فلمی اداکاروں کو ان کے لباس، شکل وصورت، انداز، بال وغیرہ ہر چیز میں نقل کرتا ہے۔ شراب اور منشیات کے فروغ میں فلموں کا کردار بہت نمایاں ہے۔ عام طور پر، شراب نوشی اور منشیات کے استعمال کے مناظر کسی نہ کسی شکل میں تمام فلموں میں موجود ہوتے ہیں۔ نوجوانوں میں منشیات کے عادی ہونے کی یہ ایک بنیادی وجہ ہے۔۔[25]

9۔ اپنے طور پر علاج کرنا

لوگ جب پریشان، مایوس، بیزار یا افسردہ ہوتے ہیں تو عام طور پر ان کی رات کی نیند اڑ جاتی ہے۔ بسا اوقات سخت محنت کرنے والے لوگوں کو راتوں کو جاگنا پڑتا ہے۔ ان صورتوں میں منشیات کا استعمال یا تو اعصابی تناؤ کو کم کرنے کے لیے آرام دہ نیند کی خواہش میں کیا جاتا ہے یا جسم میں ایسی عارضی قوت پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جس سے طویل راتوں میں جاگتے رہنا ممکن ہو۔ ان کے علاوہ درد سے عارضی نجات یا عام بیماریوں کے علاج کے لئے بھی منشیات کا استعمال کیا جاتا ہے۔

10۔ عارضی خوشی کی تلاش کرنا۔

منشیات کے عادی سمجھتے ہیں کہ وہ منشیات استعمال کرکے اپنے غموں کو بھلا کر خوشی حاصل کر رہے ہیں حالانکہ درحقیقت وہ ذہنی صلاحیتوں میں بگاڑ پیدا ہونے کی وجہ سے ایسا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

11۔ تجسس

بہت سے عادی افراد یہ لت تجسس کی وجہ سے لگا لیتے ہیں۔ وہ تجرباتی طور پر منشیات کا استعمال شروع کرتے ہیں، تفریح

---

[25]Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:59

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

کے لئے نہیں،اور پھر اس میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

12۔بغاوت:

کچھ نوجوان منشیات کا استعمال بغاوت کرنے، توجہ حاصل کرنے اور خطرے میں کودپڑنے کے لئے کرتے ہیں۔اس مقصد کے لئے وہ اپنے ہم خیال لوگوں کا ایک حلقہ بنا لیتے ہیں اور پھر اس لعنت میں مکمل طور پر گرفتار ہو جاتے ہیں۔

13۔فرار:

ایسے سماجی یا اقتصادی حالات جو ایک شخص کے لئے مسلسل دباؤ یا تناؤ کا باعث ہوں، ملازمت میں پریشانی یا تجارت میں خسارہ بھی بعض اوقات منشیات کے استعمال کا باعث بن جاتا ہے۔کچھ لوگ ذہنی، جسمانی، جذباتی، اور معاشی دباؤ کا بہتر طور پر مقابلہ نہیں کر پاتے اور سمجھتے ہیں کہ نشہ کے استعمال سے وہ اس دباؤ میں کمی لا سکیں گے۔ چنانچہ وہ منشیات استعمال کرنے لگتے ہیں۔منشیات کے عادی افراد میں کوئی طبعی خامی نہیں ہوتی لیکن ان میں جذباتی بے چینی پائی جاتی ہے۔یہ ضروری نہیں کہ جذباتی بے چینی رکھنے والا ہر شخص منشیات کا شکار ہو جائے لیکن ایسے لوگ خطرے کی زد میں رہتے ہیں۔دوسری طرف یہ بھی درست ہے کہ منشیات کے عادی بہت سے لوگ منشیات کے استعمال سے پہلے صحت مند، مستقل مزاج اور ذہنی وجسمانی طور پر ٹھیک ٹھاک لوگ ہوتے ہیں۔

14۔ہم عمروں کا دباؤ:

بعض لوگ بالخصوص نوجوان یہ غلط تاثر رکھتے ہیں کہ منشیات کے استعمال سے وہ اپنے خود اختیار کردہ ماحول میں زیادہ مقبول ہو جائیں گے۔اس غلط مفروضے کی بنا پر وہ منشیات کی لعنت میں پھنس جاتے ہیں۔

15۔تمدنی و سماجی وجوہات:

منشیات کے عادی عام طور پر منشیات ایک ساتھ لیتے ہیں۔اگر کسی گروپ میں چند لوگ منشیات لے رہے ہیں، تو دوسروں کے لیے بھی منشیات کے استعمال کی ترغیب ہے۔یہ ترغیب بعد میں سماجی دباؤ کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور عموماً افراد اس سماجی دباؤ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔بعض اوقات افراد بالخصوص نوجوان کسی خاص موقع یا تقریب پر محض تفریح کے لیے منشیات کا استعمال کرتے ہیں اور اس وقت وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ ان کا ایک بار استعمال ہونے والا منشیات کا استعمال بھی انہیں منشیات کا عادی بنا سکتا ہے۔تاہم، بعض اوقات یہ موقع صرف ایک موقع نہیں ہوتا بلکہ

نشے کا نقطہ آغاز بن جاتا ہے۔ اسی طرح تہواروں، شادیوں یا دیگر سماجی تقریبات میں منشیات کا عام استعمال بھی کچھ لوگوں کے لیے تحریک کا باعث بنتا ہے۔ منشیات تک آسان رسائی انہیں منشیات کا عادی بھی بنا سکتی ہے۔

مذکورہ اسباب کے علاوہ گھر کا کشیدہ ماحول، بکھرے ہوئے گھرانے، والدین یا ان میں سے کسی ایک کا نہ ہونا، پیار و محبت کا نہ ملنا بھی ایسے عوامل ہیں جو منشیات کے استعمال کا باعث بن سکتے ہیں۔

شہروں کی گلیوں میں گھومنے والے غریب بچے استعمال شدہ سگریٹ کے ٹکڑے اکٹھے کر کے سگریٹ پینے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ پٹرول اور اس سے متعلقہ چیزوں کو نشہ حاصل کرنے کے لئے سونگھتے ہیں۔

علاوہ ازیں منشیات کے استعمال کے لئے مندرجہ ذیل وجوہات بھی ہو سکتی ہیں:

کسی ایسے شخص سے علیحدگی یا اسے مسترد کرنا جس کے ساتھ جذباتی تعلق ہے، ذمہ داریوں میں اضافہ جیسے کام کی ذمہ داریاں، مشکل اور مشکل حالات کا سامنا، اور شدید جسمانی بیماری وغیرہ۔

واضح رہے کہ عام طور پر کوئی ایک وجہ منشیات کے استعمال کا باعث نہیں بنتی، بلکہ مختلف وجوہات مل کر کسی شخص کو منشیات کے استعمال کی طرف راغب کرتی ہیں۔

سماج کو نشے سے بچانے کی بنیادی تدبیریں:

معاشرے میں منشیات کی بڑھتی ہوئی عادت کو ختم کرنے اور معاشرے کو اس برائی سے بچانے کے لیے کیا اقدامات کیے جا سکتے ہیں؟ ذیل میں چند اہم مسائل کا ذکر کیا جا رہا ہے:

ایمانی جذبات اور اللہ کا خوف بیدار کرنا:

تمام برائیوں کی روکتھام اور ہر قسم کی مجرمانہ عادات کا خاتمہ کرنے کے لیے ایمانی جذبات کو مکمل طور پر بیدار کرنے اور اللہ کا خوف بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ برائیوں سے متنفر ہونے ہونے کا سب سے موثر نسخہ ایمان کے جذبات کی بیداری اور اللہ کے سامنے جوابدہی کا مکمل ذکر ہے۔ قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکرے میں آیا ہے:

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ وَ زَيَّنَهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ۔[26]

" اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے ایمان کو محبوب بنادیا ہے اور کفر، بدکاری اور نافرمانی کو آپ کے لیے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔"

اللہ کا خوف اور فکر آخرت وہ مضبوط زنجیر ہے جو انسان کو معاصی کے راستے پر چلنے سے بالکل روک دیتی ہے۔

موثر دینی واخلاقی تربیت:

والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ گھروں میں ایسا ماحول فراہم کریں اور اساتذہ کے لیے تعلیمی اداروں میں ایسا ماحول فراہم کریں جس کے ذریعے نوجوان نسل نیکی کی طرف راغب ہوں، اور وہ برائی سے نفرت کرنے والا ہوں، منشیات کے مضر اثرات سے آگاہ ہوں اور ان کی تربیت اس طرح کی جائے کہ وہ نشے سمیت تمام جرائم سے نفرت کرنے والے بن جائیں۔ کردار سازی میں تعلیم و تربیت کا کردار سب سے بنیادی ہے اور اس سلسلے میں سب سے بڑی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو صحیح راستے پر چلائیں، ان کی نگرانی کریں اور انہیں خراب ماحول اور تباہ کن اخلاقیات، عناصر اور اسباب سے مکمل طور پر محفوظ رکھیں۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ وہ اپنے اولاد یا اپنے زیر کفالت بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ مسلم معاشرے کے اچھے شہری اور بہترین افراد بن سکیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"یَاَ یُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَا رًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَا رَةُ "[27]

" اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں"

مذکورہ آیت کے مفہوم کا دائرہ بہت بڑی وسعت رکھتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان اپنے اولاد اور اہل وعیال کا سرپرست ہے، اس لیے اسے ہر قسم کے دینی اور دنیاوی نقصانات سے ان کی حفاظت کی فکر کرنی

[26] Surah Al-Hujraat 49: 7
[27] Surah At-Tahrim 66:6

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

چاہیے،اور اگر اس نے اس کام میں کوتاہی کی تو قیامت کے دن اس کا محاسبہ کیا جائے گا۔

چونکہ ہر فرد معاشرے کا حصہ ہے اور اسلام ایک روشن اور صحت مند معاشرے کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ اسلام ایک ایسے ترقی پسند معاشرے کا قیام چاہتا ہے۔ جس میں ہر شخص کو کئی فرائض سرانجام دینے ہوں گے۔ وہ سماجی مسائل کا آسان اور واضح حل پیش کرنا چاہتا ہے تاکہ معاشرہ بگڑنے کے بجائے امن و ترقی کا گہوارا ثابت ہو۔ نیز اسلام ہر قسم کے بگاڑ کو ناپسند کرتا ہ۔ علم کے حصول پر رغبت دیتا ہے اور اپنے فرمانبرداروں کو فطری عوامل پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ معاشرے میں علم واخلاق کی روشنی پھیلتی رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ علم اور غور و فکر ایسے ہتھیار ہیں جن سے ہم معاشرتی برائیوں کو ختم کر سکتے ہیں ان برائیوں میں منشیات کی لعنت بھی شامل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف شراب کو حرام اور ناپاک قرار دیا ہے بلکہ اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق اور اس کی ترویج واشاعت میں شرکت کو بھی قابل لعنت قرار دیا ہے، حدیث مبارکہ میں ذکر ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشَرَةِ اَوْجُهٍ :بِعَيْنِهَا، وَعَاصِرِهَا، وَمُعْتَصِرِهَا، وَبَائِعِهَا، وَمُبْتَاعِهَا، وَ حَامِلِهَا، وَالْمَحْمُوْلَةِ إِلَيْهِ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا، وَشَارِبِهَا، وَسَاقِيْهَا۔[28]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: شراب دس طرح سے ملعون ہے:۱(یہ لعنت خود اس پر ہے) ۲ (اس کے نچوڑنے والے پر) ۳ (اس کے نچڑوانے پر)۴ (اس کے بیچنے والے پر) ۵(اس کے خریدنے والے پر) ۶ (اس کو اٹھاکر لے جانے والے پر) ۷ (جس کی طرف اٹھاکر شراب لے جائی جائے) ۸ (شراب کی قیمت کھانے والے پر) ۹ (شراب پینے والے پر) ۱۰ (شراب پلانے والے پر[29]۔

اسلامی تعلیم کو اپنا مشغلہ بنانا:

نصوص، تجربات اور مشاہدات سب نے ثابت کیا ہے کہ جو لوگ قرآنی اور دینی تعلیم سے آراستہ ہوتے ہیں اور اس کو اپنا مشغلہ بناتے ہیں۔ اللہ رب العزت ان لوگوں کی جرائم سے حفاظت فرماتا ہے۔ اور خاص طور پر ایسے لوگ منشیات

[28]Ibn Majah, Abu Abdullh, Muhammd Bin Yazid Ibn Majah, Sunan Ibn Majah, Kitab al Mashroobat, Hadith: 3380
[29]Translation from Above mentioned Hadith :3380

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

اور اسی طرح کے گناہوں سے بالکل الگ رہتے ہیں۔ایک صاحب ایمان معاشرے کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن مجید اور دین کی بنیادی تعلیمات کو اپنے لیے اور اپنے تمام رشتہ داروں کے لیے ضروری سمجھے۔اس عارضی زندگی کا سفر اس کے بغیر درست سمت میں جاری نہیں رہ سکتا اور منشیات اور دیگر جرائم سے تحفظ بھی بنیادی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو بھی بہترین امت قرار اسی لیے دیا ہے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دیں اور گناہوں سے دور رہنے کی تلقین کریں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّة أُخْرِجَتْ للنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ ۔[30]

"تم بہتر امت ہو،لوگوں کو نیکی کے کام کرنے کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو"

بے کاری اور بے روزگاری کے خاتمے کی کوشش

صالح، مفید اور مثبت مشاغل میں مصروف رہنا انسان کو گناہ کی راہ سے روکتا ہے۔اگر کوئی شخص بالکل ان مشاغل سے خالی ہو اور اس کے پاس کوئی نیک عمل نہ ہو تو اکثر نفس اور شیطان کی چالیں اسے منشیات اور دوسرے جرائم کی طرف لے جاتی ہیں۔لہٰذا ہر ممکن حد تک نیک کاموں میں مشغول رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اسی طرح بے روزگاری اور اس کے نتیجے میں غربت انسان کو ہر وہ کام کرنے پر مجبور کر سکتی ہے جو اسے نہیں کرنا چاہیے۔مایوسی اور پریشانی کے حالات بھی انسان کو منشیات کا عادی بنا سکتے ہیں۔اس لیے معاشرے سے بے روزگاری کے خاتمے کی مہم کا سب کو حصہ بننا چاہیے۔کسی بے روزگار کو روزگار فراہم کرنا یا اس سلسلے میں تعاون کرنا پیغمبرانہ نمونہ اور اعلیٰ درجے کی نیکی ہے اور یہ گناہوں سے نجات کا بابرکت کام بھی ہے۔دنیا کے موجودہ معاشی نظام تجربات کے بعد ناکام ثابت ہوئے ہیں۔معاشی عدم مساوات، غربت اور بے روزگاری کو اگر کسی نظام کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے تو وہ اسلام کی برکت اور عدل و مساوات پر مبنی معاشی نظام ہے۔معاشرے کے ذمہ دار افراد کو اس سلسلے میں اپنا کردار زیادہ سے زیادہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بری صحبت سے گریز اور اچھی صحبت کا التزام:

اچھی صحبت انسان کو نیکی اور اطاعت کی راہ پر گامزن رکھتی ہے۔نیک لوگوں کی صحبت میں انسان کا دل اور آنکھیں چوکنا

---

[30] Surah Aal-i-Imran 3:110

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

رہتی ہیں اور غفلت حملہ نہیں کرتی۔قرآن نے تمام مومنین کو صریح اور نیک بندوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ اس کے بغیر گناہوں سے بچنا اور تقویٰ کی منزل تک پہنچنا مشکل ہے۔اسلاف کے خطبات بھی واضح طور پر بیان کرتے ہیں:

مُجَالَسَةُ أَهْلِ الصَّلاحِ تُوْرِثُ فِيْ الْقَلْبِ الصَّلاحَ۔31

"نیک افراد کی ہم نشینی دل میں نیکی کے جذباتس پیدا کردیتی ہے"

منشیات سمیت تمام برائیوں سے الگ رہنے کا ایک موثر طریقہ یہ ہے کہ برے افراد کی صحبت سے مکمل پرہیز کیا جائے اور نیک، پرہیز گار اور دیندار لوگوں کی صحبت اختیار کرلینا چاہیے۔

جو شخص برے لوگوں کی صحبت رکھتا ہے، خواہ وہ خود برائی میں ملوث نہ ہو، لیکن اپنے ساتھیوں کی برائیوں پر خاموش تماشائی بنے رہے، وہ بھی مجرم ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی دربار میں کچھ لوگ لائے گئے جن پر شراب پینے کا الزام تھا۔اس نے حکم دیا کہ انہیں سزا دی جائے۔ کسی نے کہا کہ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے خود شراب نہیں پیئے لیکن وہ اس محفل میں موجود ضرور تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حکم فرمایا کہ پھر ان سے عذاب شروع ہونا چاہئے کیونکہ انہوں نے قرآن کے اس حکم کو نظرانداز کیا جس میں کہا گیا ہے کہ تم ان لوگوں کی مجلس میں شرکت نہ کرو جو قرآن کا مذاق اڑاتے ہیں، ورنہ تمہارا شمار انہی میں کیا جائے گا۔[32]

شراب نوشی کی سزا کا نفاذ:

جرم کو روکنے کا ایک موثر اور ثابت شدہ طریقہ ایک مخصوص شرعی سزا کا نفاذ ہے۔ایک طرف اسلام شراب پینے کے دینی اور دنیاوی نقصانات کو بیان کرتا ہے اور اللہ کے ہاں شفاعت سے محرومی اور آخرت کی سزاؤں کو واضح کرکے دلوں میں شراب سے دوری اور نفرت کے جذبات کو تقویت دیتا ہے۔ دوسری جانب اس نے شراب نوشی کی مکمل ممانعت کے لیے 80 کوڑوں کی حد بھی مقرر کی ہے جو اس برائی پر قابو پانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

---

[31]Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:65
[32]Qasmi, Muhammad Asjud Nadvi, Manshyaat aur sharab, Asbab muharkaat, Published by: Faridi Book Shop,Dehli, December 2015, P:65

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

دنیا بھر کے ڈاکٹروں نے منشیات کو انسانی صحت کے لیے بے حد مضر قرار دیا ہے لیکن اس کی قانونی اجازت اب بھی ہے۔اس حقیقت کے باوجود کہ شراب ہندوستان میں قانونی طور پر ممنوع ہے، لیکن اس کے باوجود اس کا کاروبار حکومت کی سرپرستی میں معاشرے میں ناسور کی طرح رائج ہے، جو اس سے ہونے والی تباہی سے ظاہر ہے۔ شراب کے کاروبار کے حق میں دائرہ کار کا پہلو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جو تجارتی اور اقتصادی نقطہ نظر سے انتہائی فائدہ مند سمجھا جاتا ہے، لیکن جب ہم اس کے تباہ کن، نقصان دہ اور زہریلے اثرات و نتائج کو دیکھتے ہیں تو ان خطرناک نقصانات کے سامنے چند معمولی اور معمولی فائدے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔اسی لیے اسلام نے اس کی حدود مقرر کی ہیں اور موجودہ دور میں اس کی سزا کے نفاذ سے شراب نوشی پر روک لگ سکتی ہے۔ یہاں تک کہ غیر مسلم انصاف پسند افراد بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں۔احادیث مبارکہ میں بھی منشیات و شراب کے نقصانات کی بڑی تفصیلات پائی جاتی ہے۔ یہاں پر کچھ احادیث ذکر کرتے ہیں:

”عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَاد لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَاد لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ “

"عبداللہ بن عمر رضہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو آدمی شراب پیتا ہے تو اللہ تعالی اس کی چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ دوبارہ پی لے تو اللہ تعالی چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ سہ بارہ پی لے تو اللہ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تبارک و تعالی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ چوتھی مرتبہ پی لے تو اللہ تعالی اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تبارک و تعالی اس کی توبہ قبول نہیں کرتا، اور وہ اسے جہنم کے پیپ کی نہر سے پلائے گا۔"

شریعت اسلامی کے تناظر میں شراب کی حرمت اور مسلمان کو ہر حال میں اس سے اجتناب کی تاکید پائی جاتی ہے۔ جس شخص نے شراب کی حرمت ہونے کے باوجود اس کو چھوڑنا نہیں چاہا تو اس کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ایک حدیث میں حضرت دیلم رضہ سے روایت ہے۔

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

''وَعَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ وَنُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ: (هَلْ يُسْكِرُ؟) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: (فَاجْتَنِبُوهُ) قُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ: إِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُم ''[33]۔

"دیلم الحمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں اور وہاں محنت کرتے ہیں۔ہم اس گندم سے شراب بناتے ہیں،جو ہمیں اپنے کام اور اپنے علاقے کی سردی کو برداشت کرنے کی طاقت دیتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ نشہ آور چیز ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بچو۔میں نے کہا: لوگ اسے ترک نہیں کریں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اسے ترک نہ کریں تو ان سے لڑو۔"

شراب پینے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا:

جو شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کی خوشبو سے محروم کر دیتا ہے۔اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی روشنی میں اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔

''وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ ''[34]۔

"عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے والدین کا نافرمان ہو، جوا کھیلتا ہو، احسان جتلانے والا ہو یا شراب پیتا ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

''وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمُ

[33] Abu Abdullah Wali-ad-Din Muhammad Bin Abdullah Al-Khatib at-Tibrizi, Mishkat al Masabih, Kitab al Hadood, Hadith: 3651
[34] Abu Abdullah Wali-ad-Din Muhammad Bin Abdullah Al-Khatib at-Tibrizi, Mishkat al Masabih, Kitab al Hadood, Hadith:3653

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخَبَثَ"[35]۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کو تین قسم کے لوگوں پر حرام کر دیا ہے: 1: شراب نوشی کرنے والا، 2: والدین کا نافرمان، اور 3: دیوث جو اپنے اہل و عیال میں زنا برقرار رکھنے والا ہو۔

"وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَ مُصَدِّقِ السِّحْرِ"[36]۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: شراب پینے والا، رشتہ داریاں منقطع کرنے والا اور جادو پر یقین رکھنے والا شخص۔

ٹھوس اور منصوبہ بند مسلسل منشیات مخالف اصلاحی مہم:

سماج سے منشیات کی لعنت ختم کرنے کے لئے سماج کے مصلحین کی طرف سے مسلسل منصوبہ بند مہم چلائی جائے، افسوس کا مقام یہ ہے کہ سماجی اصلاح کا علم اٹھانے والے افراد اور تحریکات کی طرف سے منشیات سے پاک سماج کی تشکیل دینے کی سمت میں کوئی ٹھوس اور موثر اقدام نہیں ہورہا ہے، نہی عن المنکر اس امت کے امتیازات میں سے ہے ،اور اس فرض کی ادائیگی کے بغیر اس لعنت پر قدغن نہیں لگائی جاسکتی ۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا خطاب دے کر اسے کائنات میں عزت بخشی۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ"[37]

اور بیشک ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے۔

---

[35] Abu Abdullah Wali-ad-Din Muhammad Bin Abdullah Al-Khatib at-Tibrizi, Mishkat al Masabih, Kitab al Hadood, Hadith:3655

[36] Abu Abdullah Wali-ad-Din Muhammad Bin Abdullah Al-Khatib at-Tibrizi, Mishkat al Masabih, Kitab al Hadood, Hadith:3656

[37] Surah Al-Isra 17: 70

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ"[38]

کہ انسان کو ہم نے بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔

مساجد کے ائمہ، مصلحین، مبلغین، داعیانِ دین، مذہبی رہنما، تعلیمی اداروں کے سربراہان، اساتذہ اور لیکچررز، والدین، سرپرست، سماجی، فلاحی اور قومی تنظیمیں، جماعتیں، میڈیا سے وابستہ افراد، ڈاکٹرز اور طبّی امور سے وابستہ افراد کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کار سے اس معاشرے کے لیے اپنی اپنی سطح پر بھرپور کوششیں کریں۔ منشیات کے خلاف آگاہی پیدا کرنے کے لیے میڈیا کے وسائل کا استعمال کیا جائے، منشیات کی اسمگلنگ پر پابندی لگائی جائے اور اس کاروبار سے وابستہ لوگوں کو آخری حد تک سمجھانے اور روکنے کی کوشش کی جائے۔ اس پیغام کو حکومتی سطح تک موثر انداز میں پہنچایا جائے اور سرکاری افسران کو اس حوالے سے توجہ دینے اور نوٹس لینے پر آمادہ کیا جائے۔ مخیر حضرات کو چاہیے کہ وہ انسداد منشیات کیمپ لگانے اور منشیات کے عادی افراد کا علاج کرانے کی کوشش کریں۔ مختصر یہ کہ اس پر ایک جامع تحریک کے انداز میں کام کرنے، معاشرے کے تمام طبقوں تک اس پیغام کو پہنچانے، ہر سطح کے لوگوں کو نشے کے نقصانات سے آگاہ کرنے، ان تمام اسباب و عوامل کو روکنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے جو منشیات کے فروغ میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک طرف شراب پر پابندی ہے اور دوسری طرف شراب کی دکانیں پرمٹ کے ساتھ کھلی رہیں تو اس تضاد کا نتیجہ سماجی بدعنوانی کی ایک بھیانک شکل کے علاوہ اور کیا ہو گا؟ جب تک ہر سطح پر منشیات کے خلاف تحریک نہیں چلائی جاتی اور ہوٹلوں، دکانوں، تقریبات اور پروگراموں سے شراب کے کلچر کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جاتا، تب تک یہ لعنت ختم نہیں ہو گی۔

خلاصہ بحث:

اللہ رب العزت نے انسانوں کی تخلیق کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔ اور عبادت اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انسان کے حواس درست نہ ہوں۔ اور منشیات انسان کے حواس کو متاثر کرتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں بندہ اللہ کی عبادت سے دور ہو جاتا ہے۔ منشیات انسانی ذہن میں بے حسی پیدا کرتی ہے اور یہ ذہنی بے حسی بے شمار جرائم کا سبب بنتی ہے، اسی لیے شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

[38] Surah At-Tin 95: 4

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January -June 2025|| P. 43-68
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar3

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے کھانے پینے میں سے عمدہ اور پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں اور خبیث اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔منشیات اور شراب کو اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے۔اور ان کو برا سمجھا جاتا ہے۔منشیات کا استعمال اس دنیا میں بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ مذہبی نقطہ نظر سے آخرت کا انجام اپنی جگہ لیکن دنیاوی نقصانات اور نقصانات کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اس سے سینکڑوں ایسی بیماریاں جنم لیتی ہیں جو انسانوں اور انسانی معاشرے کے لیے، خاندان کی آبادی کے لیے مہلک زہر ہیں۔منشیات کا استعمال صبر و تحمل کی کمی کا باعث بنتا ہے اور معمولی سی بات پر معاملہ قتل و غارت گری تک پہنچ جاتا ہے۔جب ہوش آتا ہے تو پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے اور پھر دشمنی اور انتقام کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔منشیات کا استعمال گھروں کو غیر آباد اور ویران بنا دیتا ہے۔ کیونکہ منشیات کے عادی افراد ذمہ داری سے عاری ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں پورا خاندان شدید متاثر ہوتا ہے اور ان کے بچوں کا مستقبل بھیانک اور تاریک ہو جاتا ہے۔بچوں کو بنانے یا بگاڑنے میں سب سے نمایاں کردار گھر کی اخلاقی تعلیم و تربیت کا ہوتا ہے۔اگر والدین یا ذمہ دار افراد اپنے بچوں کی ٹھوس اور پختہ دینی تعلیم اور اعلیٰ اخلاقی تربیت کی فکر کریں گے، ان کی شب و روز کی تمام مصروفیات کا خیال رکھیں گے، انہیں برائی اور بے حیائی کی راہوں پر جانے سے روکیں گے، یا تو انہیں کرپشن کی راہ پر لے جانے والے تمام ذرائع اور ذرائع اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیں گے حساسیت اور ہوشیار ذہن، تب ہی بچے گناہوں سے محفوظ رہیں گے۔منشیات کے اثرات نوجوانوں کی صلاحیتوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ جوانی کے ابتدائی دور میں ہی انہیں منشیات کا عادی بنا کر قوم کی طاقت کو تباہی کے دہانے پر دھکیل دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالی نے انسان کو اپنے آپ کو تباہی میں ڈالنے سے منع کیا ہے۔منشیات کا ایک اہم سبب معاشرتی، کاروباری، خاندانی یا گھریلو پریشانیاں ہیں، مسائل اور حالات کی وجہ سے متعدد لوگ ڈپریشن کا شکار ہو کر شراب اور نشہ کا سہارا لیتے ہیں، اور اس کے ذریعہ سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں، پھر یہ عادت جڑ پکڑتی چلی جاتی ہے۔منشیات کا ایک اہم سبب لوگوں کی دین سے دوری ہے۔

منشیات کی روک تھام کا اہم ذریعہ دینی تعلیمات پر عمل کے ذریعے ہی ممکن ہے۔جب لوگ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں گے تو وہ خود بخود منشیات کے جملہ اقسام سے دور رہیں گے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات نے منشیات کو تفصیلات کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔اور منشیات کے استعمال کے متعلق سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)